

21223 - مرتکب زنا ہونے کی بنا پر اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کرتے ہوئے نماز ترک کرنا

سوال

مجھے علم ہے کہ زنا ایک فحش کام ہے ، میں زنا کی جنابت سے غسل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے شرماتی ہوں ، اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرتی ہوں ، آپ یقین کریں کہ میں زنا کرتے وقت ذہنی طور پر بھی سکون میں نہیں ہوتی لیکن اپنے ضمیر کو خاموش کرانے کی کوشش کرتی ہوں -
تومیرا سوال ہے کہ آیا میں زنا کاری کے ساتھ نماز کی پابندی کرتی رہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله

اس میں کوئی شک نہیں کہ زنا ایک کبیرہ گناہ اور بہت ہی بڑا اور قبیح جرم اور سب سے بڑی فحاشی ہے -
اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور تم زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو بلاشبہ یہ ایک فحاشی اور بہت ہی برا راستہ ہے الاسراء (32) -

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح ارشاد فرمایا :

{ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام قرار دیا اسے وہ حق کے سوا قتل نہیں کرتے ، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا -

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا { الفرقان (68 - 69) -

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے زانی کو دنیا و آخرت میں شدید قسم کی سزا دی ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والے پر حد واجب کی لہذا کنوارے زانی کی سزا بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

زنا کار مرد و عورت میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ ، ان پر اللہ تعالیٰ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں پر گز ترس نہیں کھانا چاہیے اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو ، اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے النور (2)

اور محصن زانی - جس کی شادی ہو چکی ہو - کی حد قتل ہے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(شادی شدہ کا شادی شدہ کے ساتھ - زنا کی سزا - سو کوڑے اور سنگسار ہے) صحیح مسلم کتاب الحدود حدیث نمبر (3166) -

اس جرم کی قباحت و شناعة اور فحاشی سے بندر بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں حتیٰ کہ انہوں نے ایک بندریا پر جس نے زنا کیا تھا کو بھی حد رجم لگائی جیسا کہ صحیح بخاری میں وارد ہے کہ :

عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں :

میں نے دور جاہلیت میں ایک بندریا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا کے خلاف بندر اکٹھے ہوتے اور انہیں اس بندریا کو رجم کرتے ہوئے دیکھا اور میں نے بھی ان کے ساتھ اس بندریا کو رجم کیا - صحیح بخاری المناقب حدیث نمبر (5360) -

تو پھر ایک مسلمان جو کہ مکلف بھی ہے اور اس کا حساب کتاب اور اس سے پوچھ گچھ بھی ہوگی کس طرح راضی ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام کے شرف سے نوازا اور وہ اس کے باوجود جانوروں اور چوپائیوں کی سطح پر پہنچ جاتا ہے -

جانوروں میں جب بھی شہوت پیدا ہوتی اور ہیجان پکڑتی ہے تو وہ جس طرح بھی چاہے اسے پورا کرتے ہیں ، اور وہ بھی انہی کی طرح جس طرح چاہے شہوت پوری کرتا پھرے ؟

یہ ایسا جرم ہے جس کی سزا صرف دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی بہت سخت اور دنیا سے بھی زیادہ سزا ہوگی جس کا ذکر احادیث میں بھی ملتا ہے -

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور مجھے اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے ۔۔۔۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہم اس سے آگے چلے تو تنور جسی چیز کے پاس آئے تو اس میں شور و غوغا اور آوازیں سی پیدا ہو رہی تھیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں مرد و عورت بالکل ننگے تھے اور ان کے نیچے سے آگ کے شعلے آتے اور ان کی شعلوں کے آنے سے وہ شور و غوغا کرتے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں نے ان دونوں سے پوچھا یہ لوگ کون ہیں ؟۔۔۔۔ وہ کہنے لگے : وہ جو تنور جیسی چیز میں لوگ تھے وہ سب زنا کرنے والے مرد و عورتیں تھیں (صحیح بخاری حدیث نمبر (6525) ۔

(تنور اسے کہتے ہیں جس میں روٹی پکائی جاتی ہے) ۔

اور وضو کا معنی ہے کہ ان کی آوازیں اور شور بلند ہو جاتا تھا ۔

اگر انسان کو اس جرم کی حالت میں موت آجائے تو اس کی حالت کیا ہو گی ؟ اور جب میدان محشر میں پیشی ہوگی تو کیا جواب دے گا !! بلکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا تو کیا جواب دے گا !

کیا اللہ تعالیٰ کی مسلسل اور بے شمار نعمتوں کا شکر اسی طرح ادا کیا جاتا ہے ، کیا صحت و عافیت جیسی نعمت کا شکر اسی طرح ادا کیا جاتا ہے !

کیا آپ کے ذہن سے یہ چیز غائب ہے کہ آپ اس گناہ میں ڈوبی ہوئیں ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو دیکھ رہا ہے ؟

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

یقیناً زمین و آسمان میں کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں آل عمران (5) ۔

کیا آپ یہ نہیں جانتی کہ جس عضو کے ساتھ آپ نے اپنے خالق کی نافرمانی کی ہے وہ روز قیامت آپ کے خلاف گواہی دے گا ! کیا آپ نے اللہ جبار و قہار جل جلالہ کا یہ فرمان نہیں سنا :

پہانتک کہ جب وہ روز قیامت آئیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی جلدیں جو کچھ وہ عمل کرتے رہے ہیں ان کے خلاف گواہی دیں گے ، اور وہ اپنے چمڑے کو کہیں گے کہ تم ہمارے خلاف گواہی کیوں دے رہے ہو ؟ وہ

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

جواب میں کہیں گے ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی بخشی ہے جس نے ہر ایک چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پہلی بار پیدا فرمایا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے فصلت (20 - 21) -

لہذا آپ پر ضروری ہے کہ آپ جتنی جلدی ہو اس فحش کام اور عظیم گناہ سے توبہ نصوحہ کر لیں اور اپنے کیے پر سخت قسم کی ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اس گناہ سے فوری طور پر رک جائیں اور اسی طرح ہر اس چیز سے بھی رکیں جو اس کا سبب بن سکتا ہو ان میں سے چند ایک سبب یہ ہیں :

1 - بال اور چہرہ یا پھر جسم کا کوئی حصہ ننگا رکھ کر بے پردگی کرنا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(لوگوں کی دو قسمیں جہنمی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ----- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اور وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی ، دوسروں کی طرف مائل ہونے والی اور اپنی طرف مائل کرنے والی ان کے سر بختی اونٹوں کی کوبانوں کی طرح ہونگے ، یہ نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی اس کی خوشبو ہی پاسکتی ہے ، حالانکہ اس کی خوشبو اتنے اتنے فاصلہ سے آتی ہے) صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ حدیث نمبر (3971) -

2 - آپ کا کسی بھی اجنبی کے ساتھ خلوت کرنا ، اس لیے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کوئی بھی عورت اپنے محرم کے علاوہ کسی اور کے ساتھ خلوت نہ کرے) صحیح بخاری حدیث نمبر (3842) -

3 - آپ کسی ایسی شخص کے ساتھ خلوت نہ کریں جو آپ کے لیے حلال نہیں ، اس لیے کہ خلوت کا نتیجہ ہی زنا کی شکل میں نکلتا ہے ، آپ اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہوئے شیطانی وسوسوں اور اس جرم کے سبز باغ اور آسانی کی طرف متوجہ نہ ہوں اس لیے کہ شیطان نے تو اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم کھا رکھی ہے کہ وہ بنی آدم کو گمراہ کرتا رہے گا :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

وہ شیطان کہنے لگا تو پھر تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کر کے رہوں گا ، لیکن صرف وہ جو تیرے مخلص بندے ہوں گے انہیں نہیں ص (82) -

تو شیطان اس کام کے ساتھ اپنے مقصد میں آپ کے ساتھ کامیاب ہو گیا پھر یہ بات بھی ہے کہ وہ اسی پر بس نہیں

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

کر رہا بلکہ وہ تو یہ کوشش کر رہا ہے کہ آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنمی بن کر رہ جائیں اور اس میں جلتی رہیں اللہ تعالیٰ اس سے بچا کر رکھے ، اور وہ ایسے کہ آپ کے لیے اس غلط قسم کی حجت کومزین کر کے اس کے ساتھ نماز بھی ترک کرانا چاہتا ہے ۔

بلاشبہ نماز ترک کرنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساہ کفر ہے ، حدیث میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے :

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(بندے اور کفر و شرک کے درمیان (حد فاصل) نماز کا ترک کرنا ہے) صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر (116)

اور ایک دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان نماز کا معاہدہ ہے جو بھی نماز ترک کرتا ہے اس نے کفر کا ارتکاب کیا) سنن ترمذی الایمان حدیث نمبر (2545) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (2113) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

لہذا آپ کثرت سے استغفار اور اپنے رب کے سامنے توبہ کریں اور ہر وقت دعا کرتی رہا کریں کہ وہ آپ کو اس سے بچنے کی توفیق دے ، اور اس کے ساتھ ساتھ فرضی نماز کی پابندی اور نوافل کثرت سے پڑھا کریں اور اس میں خشوع خضوع کی کوشش کریں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور نماز کی پابندی کیا کریں کیونکہ نماز فحاشی اور برائی کے کاموں سے منع کرتی ہے العنکبوت (45) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

اور آپ دن کے دونوں کناروں اور رات کے حصہ میں نماز قائم کریں یقیناً نیکیاں برائیوں کو ختم کر ڈالتی ہیں ہود (114)

اور آپ توبہ کرنے سے بوجھ محسوس نہ کریں اور نہ ہی یہ محسوس کریں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا ، کیونکہ شیطان تو اس بات کی حرص رکھتا اور کوشش کرتا ہے کہ وہ آپ کے دل میں ناامیدی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی کا بیج بوئے ۔

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

اور آپ کے علم میں یہ بات ہونی چاہیئے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر کے اس کی گناہوں کو نیکیوں میں بدل ڈالتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا اسی کے بارہ میں فرمان ہے :

مگر وہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اعمال صالحہ کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ، اور جو توبہ کرے اور اعمال صالحہ بھی کرے تو بلاشبہ وہ اللہ کی طرف حقیقتاً اور سچا رجوع کرتا ہے الفرقان (70 - 71) ۔

یقیناً توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور آپ کے اور توبہ کے درمیان کوئی بھی حائل نہیں ہوسکتا ، کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس وقت تک توبہ قبول کرتا ہے جب تک غرغره (موت) نہ شروع ہو جائے) سنن ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر (3460) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (2802) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ۔

اور پھر اللہ تعالیٰ اس توبہ سے بہت خوش ہوتا جس کا ذکر احادیث نبویہ میں بھی ملتا ہے ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے جب وہ توبہ کرتا ہے تو اس سے وہ بہت خوش ہوتا ہے بلکہ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے پاس سواری پر ہواور وہ جنگل میں جا رہا ہو اور اس کی سواری اس سے بھاگ جائے جس پر اس کا کھانا پینا اور زاد راہ بھی ہو اور وہ اس کے ملنے سے ناامید ہو کر ایک درخت کے سائے میں آلیٹھے اور وہ اپنی سواری کے ملنے سے ناامید ہو چکا ہے

وہ اسی حالت میں ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آکھڑی ہو اور وہ اس کی لگام پکڑ کر خوشی کی شدت سے یہ کہنا شروع کر دے اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں خوشی کی شدت اور زیادتی کی وجہ سے وہ غلط بات کہہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی خوشی سے بھی زیادہ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے) صحیح مسلم باب التوبۃ حدیث نمبر (4932) ۔

آخر میں ہم یہ کہیں گے کہ :

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

آپ توبہ کرنے کے بعد فحاشی کے سب راستے بند کر دیں اور ان سے قطع تعلق کر لیں اور شریعت پر عمل کرتے ہوئے فحاشی کے راستے کو بند کرنے کے لیے شادی رچالیں ۔

اور آپ کے علم میں یہ بھی ہونا چاہئے کہ مسلمان زانی مرد و عورت کے لیے اس وقت شادی کرنی جائز نہیں جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے توبہ نہ کر لیں ، اور اگر وہ توبہ کر لے اور اس فحش کام کو ترک کر دے تو آپ کے لیے جائز ہے کہ توبہ کرنے کے بعد اس سے شادی کر لیں ۔

آپ کے لیے سوال نمبر (11195) اور (2627) کا بھی مطالعہ کرنا اہم ہے ، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو سچی اور توبہ نصوح کرنے کی توفیق دے ، اور علم تواللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے ، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے ۔

واللہ اعلم .